تنقید و تبصرہ

ابوبکرؓ

محمد حسین ہیکل، عربی زبان کا مایۂ ناز انشا پرداز، بلند پایہ مؤرخ اور مانا ہوا ادیب ہے۔ تاریخ اسلام کے متعدد عنوانات پر اس نے طویل و ضخیم کتابیں لکھی ہیں، اور کوئی شبہ نہیں کہ اپنی تحقیق معلومات، اندازِ بیان، زورِ کلام و خوبی استدلال، حسنِ ترتیب اور وقار و شائستگی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔

سیرت النبی اور الفاروق لکھکر مولانا شبلی مرحوم نے ان دونوں عنوانات کو ایسا اپنا لیا تھا کہ پھر کسی بڑے سے بڑے مؤرخ اور نقاد کے لئے اس میدان میں رہروی کرنا ایک فعل عبث کا ارتکاب نظر آتا تھا، لیکن ہیکل نے حیاتِ محمدؐ، اور الفاروق عمرؓ لکھ کر فکر و نظر کے نئے زاویے پیش کئے ہیں اور لوگوں کو یہ ماننے پر مجبور کر دیا ہے کہ

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

اس کتاب کا ترجمہ محمد احمد صاحب پانی پتی نے کیا ہے، جو اس سے قبل نہایت کامیابی کے ساتھ کئی کتابوں کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ پانی پتی صاحب کے اس ترجمہ کے بعض مقامات پر تو رشک کرنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترجمہ اتنا شستہ اور رواں ہے کہ ترجمہ پن ذرا بھی محسوس نہیں ہوتا۔ مکتبۂ جدید نے نہایت دیدہ زیب ٹائپ میں، بڑی خوبی اور ستھرائی کے ساتھ چھاپا ہے۔ ٹائٹل بھی بہت خوب صورت اور نظر فریب ہے۔ مکتبہ جدید گذشتہ کچھ عرصے سے بلند پایہ عربی کتابوں کے تراجم شائع کرنے میں پیش پیش ہے۔ اس کا یہ تازہ کارنامہ خاص طور پر قابلِ داد و تحسین ہے۔

اس ترجمہ کی ایک بات ہمیں کھٹکی جس پر توجہ دلانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں، عربی میں یقیناً اکابر اسلام کے نام نہایت سادگی سے بغیر کسی لقب اور تعظیمی لفظ کے لکھے جاتے ہیں (سوائے آں حضرتؐ کے) لیکن اردو میں ایسا نہیں ہوتا، اگر عربی میں "حضرت" اور "رضؓ" نہیں تھا، تو اردو میں ضرور ہونا چاہئے تھا۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ ناشر یا مترجم نے توہین کے ارادہ سے ایسا کیا ہے۔ لیکن یہ غلطی نیک نیتی کے ساتھ بھی قابلِ احتجاج ہے۔ ضخامت تقریباً ۔۔۔ صفحے۔ قیمت دس روپے۔ (پتہ) مکتبۂ جدید۔ انارکلی۔ لاہور